اور ایل۔ ایل۔ بی ایک ساتھ کیا، ۱۹۶۴ء میں فلسفہ میں پی ایچ ڈی کلاس میں داخلہ لے کر پروفیسر عزالدین مرحوم کے زیر نگرانی ریسرچ کا کام کیا، اس کی تکمیل کے بعد شعبہ میں لیکچرر ہوگئے انتقال کے وقت ریڈر تھے اور جلد ہی پروفیسر ہونا متوقع تھا۔

مرحوم کا خاص موضوع فکر وتحقیق، فلسفۂ اسلام تھا۔ چنانچہ پی ایچ ڈی کے لئے ان کے تحقیقی مقالہ کا موضوع بھی "تیرہویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں اسلام کا ارتقاء" تھا۔ یہ مقالہ بعد میں یونیورسٹی کی طرف سے چھپ گیا تھا اور اسی زمانہ میں برہان میں اس پر تبصرہ ہوا تھا۔ اس کے بعد غالباً ان کی کوئی اور کتاب تو نہیں چھپی، لیکن انگریزی میں زیادہ اور اردو میں کم، انہوں نے مقالات کثرت سے لکھے جو ملک اور بیرون ملک کے بلند پایہ علمی مجلات و رسائل میں شائع ہوئے اور ارباب علم ودانش سے خراج تحسین حاصل کیا۔ برہان جس کے وہ بے حد قدردان تھے اس میں بھی ان کے چند مقالات شائع ہوچکے ہیں۔ وہ ہند اور بیرون ہند کے سیمناروں میں بھی کثرت سے شریک ہوئے اور دقیع مقالات پڑھے۔ ۱۹۸۰ء میں چند مہینوں کے لئے امریکہ کی کسی یونیورسٹی میں وزٹنگ پروفیسر ہوکر بھی گئے تھے۔ اور اسلامی فلسفہ وتصوف پر لیکچر دیئے۔ شیخ محی الدین ابن عربی، امام غزالی اور علامہ اقبال کا خصوصی مطالعہ کیا تھا۔ اس کے علاوہ فلسفہ میں نظریۂ وجودیت کے بڑے مبصر اور نقاد تھے۔ عقیدہ اور عمل کے اعتبار سے کٹر مسلمان تھے۔ متعدد سیمناروں میں دیکھا ہے کہ کسی نے اسلام کے خلاف کوئی بات کہدی ہے اور مقالہ ختم ہونے کے بعد اس کی تردید کے لئے مرحوم فوراً کھڑے ہوگئے ہیں۔ اخلاق وعادات کے اعتبار سے بڑے شگفتہ طبع اور خندہ جبیں تھے۔ راقم الحروف کے بڑے مخلص دوست تھے۔ پس ماندگان میں ایک بیوہ، دو بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ بڑا بیٹا عراق میں انجینئر ہے، اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت وبخشش کی نعمتوں سے نوازے اور پسماندگان کا حامی وناصر ہو۔ آمین

(ایڈیٹر)

تبصرے

کائنات علامہ جمیل مظہری نمبر

ایڈیٹر: جناب ناطق نجمی اور عقیل الغروی

تقطیع کلاں، کتابت وطباعت معمولی۔ ضخامت: تصاویر کے صفحات کے علاوہ ۵۵۲ صفحات

قیمت -/30 پتہ: عالمی ادارہ سفینتہ الہدایہ، ہدایت گڈھ، غزل ہاٹ، مرزاپور۔یوپی

ماہنامہ 'کائنات' کا برہان میں تذکرہ آچکا ہے۔ یہ اس ماہانہ کا خاص نمبر ہے جو برصغیر کے عظیم الفکر اور بلند پایہ شاعر جناب جمیل مظہری کی یادگار میں شائع کیا گیا ہے۔ اگرچہ اس نمبر کی کتابت وطباعت معمولی ہے، جس کی معذرت اس کی وجہ کے ساتھ ادارہ نے کی ہے، لیکن اس میں شک نہیں کہ معنوی اعتبار سے یہ بڑا قابل قدر اور لائق تحسین ہے۔ اس میں جمیل مظہری کے نگارشات نظم ونثر کا انتخاب بھی ہے جو حسن ذوق اور خوش سلیقگی سے کیا گیا ہے اور مرحوم کی شخصیت اور فکر وفن پر فاضلانہ مقالات بھی ہیں جو ملک کے معروف اور نامور ارباب شعر وادب کے قلم سے ہیں۔ اس کے علاوہ مرحوم کے اصناف سخن کا تجزیہ کرکے الگ الگ ہر صنعت پر مستقل تنقیدی مضامین بھی ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ مرحوم کا توسن فکر اپنی خصوصیات کے ساتھ ہر میدان میں رواں دواں رہتا اور انفرادیت رکھتا تھا۔ مرحوم کی تصاویر کی کثرت، ان کی تحریر کا عکسی نمونہ اور ان کے مکاتیب اور ان پر سوانحی مضامین، ان سب نے مل کر اس خاص نمبر کی، ادبی کے ساتھ، تاریخی حیثیت میں بڑا قابل قدر اضافہ کردیا ہے جس سے تاریخ ادب اردو کا کوئی طالب علم مستغنی